طفلِ فلسطین: عقیدت کے پھول

اے بی صائم

اس کو حق ہے کہ جسے چاہے وہ معصوم کہے
امن کو ظلم کہے، ظلم کو مظلوم کہے
جس کے ہاتھوں میں ہو پتھر، اسے قاتل لکھ دے
جس کی باتوں میں ہو غیرت اسے جاہل لکھ دے
اس کو حق ہے کہ اسے وقت نے مہلت دی ہے
اس کو حق ہے کہ وہ طاقت کا نشہ بھی تھوکے
اس کی مرضی وہ ہوا چھین کے گولے بھیجے
اس کی مرضی وہ زمیں چھین کے بے گھر کر دے
اس کو حق ہے کہ وہ طاقت کا شہنشاہ ٹھہرا
اس کو حق ہے کہ یہی ظلم ہے جیون اس کا
ریت اس کی ہے یہی، امن ہے دشمن اس کا
ہاں مگر، عالم دنیا کے اے حصہ دارو!
مسندِ امن پہ بیٹھے ہوئے موسیقارو!
حرف اسلام کے ایمان کے دعوے دارو!
مذہب عشق کی مستی کے علمبر دارو!
مجھ کو حق دو، کہ میں مرنے کی سزا سے پہلے
ایک پتھر تو کسی سر پہ اچھالے جاؤں
جاں تو جاتی ہے، چلو دل ہی بچالے جاؤں
ظلم کی جنگ میں خاموش نہ رہنے کے لیے
ایک پتھر کی اجازت تو عنایت کر دو۔۔۔

(مطبوعہ: براہِ راست، لاہور، اپریل ۲۰۱۶ء)